کو شک کی نظر سے نہیں دیکھا جاتا۔ (۱۱) "پاکستان میں احیاے اسلام اور کلیسا" میں "قرار داد مقاصد" اور اس کی روشنی میں اسلامی پیش رفت کو اقلیتوں کے بارے میں نقصان دہ قرار دیا ہے۔ یہ مضمون خاصا یک رخا، منفی اور حقائق کے منافی ہے۔ (۱۲) "مسلمانوں سے مذہبی مکالمہ کیوں مشکل ہے" اس ضمن میں عیسائیوں کے ہاں رسالت محمدؐ کو نہ تسلیم کرنا، اور مسلمانوں کے ہاں مقامی عیسائیوں کو مذہبی مکالمے کے لیے فرو تر سمجھتے ہوئے اجتناب برتنا بڑے اسباب ہیں۔ (۱۳) مشنری کاوشوں میں تدبر اور حکمت کی ضرورت پر زور دیا ہے۔

یہ کتاب مستشرقین اور عیسائی مشنریوں کے تصورات، طریق کار اور تعصبات کو سمجھنے کے لیے نادر نمونہ ہے۔ اس کتاب کے کئی ابواب بالخصوص ۸، ۱۰، ۱۱ مسلم ماہرین کے مطالعہ و تجزیہ کے متقاضی ہیں۔ یہ مسلمانوں اور پاکستان کے بارے میں منفی پروپیگنڈے کو آگے بڑھاتے اور بے جا غلط فہمیوں کو پھیلاتے ہیں۔ ان کی مدلل تردید اشد ضروری ہے۔ افسوس کہ مسلمان علما میں عیسائیت کے بارے میں مطالعے و تجزیہ کی روایت چند مناظراتی جملوں سے آگے نہیں بڑھ سکی۔ یورپی زبانوں سے لاتعلقی نے بھی اس خرابی کو بڑھایا ہے۔ (محمد ایوب منیر)

وحدت ملی / فکر امروز، صاحبزادہ خورشید احمد گیلانی، ناشر: اتحاد فاؤنڈیشن، ۴۹ کریم بلاک، علامہ اقبال ٹاؤن، لاہور۔ صفحات: اول الذکر ۱۵۰ اور ثانی الذکر ۲۱۱۔ قیمت بالترتیب: ۷۵ روپے اور ۱۰۰ روپے۔

اول الذکر کتاب کا موضوع اتحاد امت اور عالمی اسلامی وفاق کا قیام ہے، جبکہ ثانی الذکر میں امریکی عالمی نظام، اسلامی عالمی نظام، جمہوریت اور اجتہاد وغیرہ کے حوالے سے بحث کی گئی ہے۔ موقف یہ ہے کہ اگر امت مسلمہ فرقہ واریت اور مادی تعصبات سے بالاتر ہو کر اخوت اسلامی کی بنیاد پر اتحاد و اتفاق کا راستہ اختیار کرے تو بقا کو یقینی بنایا جا سکتا ہے۔ مزید یہ کہ ملت اسلامیہ کم از کم اپنے "آج" کی فکر کر سکے تو آنے والے "کل" کو بھی سنوار سکے گی۔ لہٰذا اتمام داخلی و خارجی خطرات کا مقابلہ کرنے کی راہیں تلاش کرنی چاہییں۔ اس سلسلے میں مصنف نے ان خطرات کی تفصیل بیان کی ہے اور ان اقدامات کی نشاندہی بھی کی ہے۔ ان کے نزدیک عالمی امریکی نظام کا توڑ کرنے کے لیے دین اسلام کی انقلابی قوت کو بروئے کار لانے، سیاست کو دین کے تابع کرنے، معاشرت اور معیشت کو احسان و مروت کی بنیادوں پر استوار کرنے کی ضرورت ہے۔ جناب گیلانی کا انداز بیان مدلل اور موثر ہے۔ وہ شاعری نہیں کرتے، نثر میں ساحری کرتے ہیں۔ ان کی باتیں دل و دماغ کو متاثر کرتی ہیں۔

(ڈاکٹر رحیم بخش شاہین)